
OUDH PUNCH
LUCKNOW 1928 WEEKLY
जिल्द
अवध पंच
लखनऊ
قیمت پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

قیمت فی پرچہ

مینجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر بصورت سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی نصف سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب یا مذاق کے موافق معلوم ہون تو تیسرے ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ بالخیر خیالسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو انھین لازم ہے کہ چھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھیجین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائین۔ مذہب یا نادری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) ہو کہ ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستہ مین گاؤ گپ ہو جاتا ہے لیکن ہمیشہ ہر ہفتہ کے نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامے مینجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دولتخانے پر نیاز مند مینجر خود نہین پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے بس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اضاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت مین مینجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور اُنکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن مین نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہین اُنھین خطوط اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۹

مضامین

(ابتدا ۲۵ فروری ۱۹۲۹ء
اشاعت ۷ مارچ ۱۹۲۹ء)

کانگریس کا خیال

گشت ور [illegible] کمیشن یک زبان [illegible]
[illegible] سابق [illegible] محمد [illegible]
رفت [illegible] طلب [illegible]
وائے بر حال کمیشن وائے بر [illegible]

ہندوستان کا خیال

[illegible] شیطان [illegible]
دستکاست [illegible]
سوئے [illegible] گر [illegible]
در [illegible] راستی [illegible]
"[illegible]"

بسنتی اُردو خاص اخبار اودھ پنچ کیواسطے لکھی گئی ساتھ [illegible] فلاں کنائی کے

[illegible] فرانس [illegible]
[illegible] ملازم [illegible] کا ترجمہ [illegible]
[illegible] نمبر [illegible] کو [illegible]
[illegible] کی [illegible] رنگ
[illegible] کا ترجمہ [illegible]
[illegible] عیب [illegible]
اگر [illegible]
[illegible] کے
[illegible]
[illegible] نقصان [illegible]
[illegible] حضرات [illegible]

[illegible] رنگ [illegible] فرض [illegible]
[illegible]
بات آسان [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] رنگ [illegible]
[illegible] بسنتی [illegible] بسنتی [illegible]
[illegible] کاسنی [illegible] گلابی [illegible]
[illegible] ناریجی [illegible]
[illegible] گلابی [illegible]
[illegible] رنگ
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] ظرافت [illegible]
[illegible]
نہیں [illegible]
[illegible] اُردو کی [illegible]
[illegible] مضمون [illegible]
[illegible] ہیں۔

[illegible] بسنتی [illegible]
[illegible]
[illegible] انقلاب [illegible]
[illegible] خدمت [illegible]
کی [illegible] خدمت [illegible] انجام دیتا ہے ....
[illegible] عنایت [illegible]
[illegible] ہے۔ والسلام۔

[illegible] نامہ نگار [illegible]
[illegible] آخری [illegible]
[illegible] کی [illegible]

بسنتی اُردو۔ [illegible]
[illegible] بسنتی کی [illegible]
بسنت کا [illegible] بسنتی [illegible]
خاص الخاص [illegible]
[illegible] بسنت [illegible]
[illegible] بسنتی
[illegible] بسنتی [illegible]
[illegible]

[illegible] بسنتی [illegible]
بسنتی [illegible] بسنت [illegible]
[illegible] بسنتی [illegible]
[illegible] پیارے۔
[illegible] بالتحقیق [illegible]
اُستاد [illegible] بسنتی [illegible]
کے خاص الخاص [illegible]
بسنتی [illegible] رنگ [illegible]
[illegible]
[illegible] رنگ [illegible]
[illegible]
[illegible] بسنت [illegible]
[illegible] بالتحقیق [illegible]
[illegible] زمانہ [illegible]
[illegible] بالتحقیق [illegible]
[illegible]
[illegible] اُستاد [illegible]
[illegible]
کے بالتحقیق [illegible] بسنتی [illegible]
[illegible]
[illegible] اُستاد [illegible] بالتحقیق [illegible]
[illegible] بسنتی [illegible]
[illegible]
[illegible] قاضی [illegible]
[illegible]
[illegible] بسنت [illegible]
[illegible] بسنتی [illegible] بالتحقیق [illegible]
[illegible]
[illegible] قاضی [illegible]
[illegible] قاضی
[illegible] قاضی [illegible] بسنتی [illegible]
[illegible] قاضی
[illegible]
[illegible] قاضی کے۔
[illegible] مضمون ظرافت خیز

اودھ پنچ لکھنؤ کا یہی ہے ایسے ہی ہم بھی خریدار تیج ... کے خاص اس تاریخ بستی میں اور جو جانتی ہیں ... ہو ... فرمایا تیج اودھ کے لیے یا ... پڑھو اس شعر کو۔

قدر زادوں کی ۔۔ جاتا ہے
نہ کر کب جدھر ۔۔ جاتا ہے

بس ختم کر دیا ہم نے بستی اردو کو اور کہیں گے آئندہ ترقی اردو۔ ... فقط۔

اودھ نگار روزنامہ انقلاب لاہور ...

صنعت تطویل الاطائل

یہ کوئی نئی نہیں پرانی صنعت ہے مگر لوگوں نے پست ہمتی اور تنگ دلی یا تنگ خیالی کی وجہ سے اس کی جانب توجہ نہیں کی ممکن ہے کہ قدرت و استطاعت ہی نہ ہو جب نواب سعادت علی خاں نواب وزیر اودھ مرحوم مسند آرائے حکومت ہوئے تو بعض مزاج شناس مشیروں نے کہا کہ حضور کی وزارت بہت دشوار ہے اچھا وزیر انتخاب کیجیے۔ نواب نے جواب دیا پھول کی چھڑی ہے کوئی بڑی سلطنت نہیں وزیر کس لیے لوں گے ایسے کام دیکھ بھال لیں گے۔ ہاں ایک اچھا میر منشی درکار ہے۔

ہر کاسہ کو تیار یا اور کاغذ کے تختہ پر دو چار حرفوں میں مطلب کے ارشاد فرمایا کہ شہر کے پڑھے لکھے آدمیوں کو دکھاؤ۔ مگر جو کوئی جواب لکھے اس سے کہو کہ جتنا بڑا سوال ہے اتنا ہی جواب لکھو ورنہ کاغذ واپس کرو۔ سوال یہ ... بہت ... اور ... کے سفر ... طرح ... کاغذ شہر بھر میں لیے لیے پھرا طغرہ کا غرض کم دو دو سطروں کے جواب لوگوں نے لکھے مگر ایک ہندو بچے کے سلسلے ... کسی نے کاغذ پر جواب لکھنے کی جرات نہ کی منشی جی نے تحریر کیا۔

بے ایجاز و زلیبی - ایجاز و زلیبی ... کا مطلب یہ تھا کہ شاعر اتنا ہے جو حشو و زوائد سے بچ کر فصیح اور مختصر الفاظ میں اپنا مطلب واضح کر دے۔ مثل ہی سرکاری عہدہ دار ہو گئے جواب پسند آگیا۔ ماحصل کلام یہ کہ قدیم حشو و زوائد سے لوگ اجتناب کرتے تھے مگر اب شعار کے حال کے تخیل کو ایسی نظم میں اگر یکسر الفاظ سے خالی ہو تو سمجھے کہ بے شک ایسی ہی نظم شاعر کی قدر کرتی ہے۔ اور ہم بھی ادارے پر آمادہ ہیں۔ مثلاً شاعر فرماتا ہے ؎

خوب ہے تجھ کو شعار صاحب یثرب کا پاس



ہمارے نزدیک گرفتاری ہی ہے جو کچھ پڑا ہے

کہہ رہی ہے زندگی تیری کہ تو مسلم نہیں

نثر میں اس کا مطلب صرف اتنا ہے۔
تو شعار نبی کا پابند نہیں تو مسلم کیونکر ہوا۔

دوسرا شعر ہے ؎

جس سے تیرے حلقۂ خاتم میں گردوں تھا اسیر
اے سلیمان تیری غفلت نے گنوایا وہ نگیں

اس کی نثر بھی مختصر ہے۔
تو نے وہ سلیمانی انگوٹھی کھو دی جس سے آسمان تیرے قابو میں تھا۔

تیسرا شعر ہے ؎

وہ نشان سجدہ جو روشن تھا کوکب کی طرح
ہو گئی ہے اس سے اب ناآشنا تیری جبیں

نفس مطلب یہ ہوا۔
یہ کہ صاحب ... سجدہ تھا ... سجدہ ... نہیں کی ... آشنا ... ہے ...

چوتھا شعر ہے ؎

دیکھ تو اپنا عمل تجھ کو نظر آتی ہے کیا
وہ صداقت جس کی بیباکی تھی حیرت آفریں

صداقت یعنی راستی کا وہ سرا نہیں ہم نے دیکھا نہیں مطلب خبط ہے۔ کیا نہیں؟ پانچواں شعر ہے ؎

تیرے آبا کی نگہ بجلی تھی جس کے واسطے
ہے وہی باطل ترے کاشانۂ دل میں مکیں

یہ بھی معمولی سی بات ہے۔
تیرے بزرگوں کی نگاہ باطل کے لیے بجلی تھی وہی باطل تیرے دل میں ہے۔

چھٹا شعر ہے ؎

غافل! اپنے آشیاں کو آ کے پھر آباد کر
نغمہ زن ہے طور معنی پر کلیم نکتہ بیں

سر سے پیر تک بے وزن و بے ربط ہے۔ آشیاں کسی بھلے مانس کا نہیں ہوتا ... یہ کلیم نکتہ بیں ... خدا جانے آدمیوں کو چھوڑ کر بچے کی صلاح دیتا ہے یا ... کو کلیم نکتہ بیں نے ... اختیار کی غافل بھی حشو ... بیکار ... کوئی ... نہیں ... خلاصہ یہ ہے۔

... لکھنو ... شاعر ... کا ... ان اشعار کے بعد فارسی کی نظم میں خدا جانے کیا فرماتے ہیں ؎

سرکشی باہر کہ کردی رام او باید شدن
شعلہ سان از هر کجا برخاستی آنجا نشین

ترجمہ یہ ہوا۔
جس سے لڑے اسی سے ملو جہاں سے اٹھے وہیں بیٹھو

اضافت الکسر اور دوسرے خصائص کی وجہ فارسی میں ایجاز کی گنجائش بہت ہے مگر کمبخت فارسی کو نصیب اگر اردو سے بھی یہ ہی گنجائش اسی ہنر مندی پر لوگ شاعر صاحب کو ... کہتے ہیں۔ گویا اصول کمال کسی منت مشقت کا

جناب مجھے یہیں عبارت طلبان مرحوم آج زندہ ہوتے
بحسال کر کے الفاظ کی تو ہم ایک ہی مقام میں
چاہیں بیٹھے منیت " وہ پوچھتے کہ کو تو بہت "
تو ہم کہتے ہیں اور کوئی ... مگر امید نہیں کہ
وہ آج کل سوال میں ایسا ... ابھی وہ
یوں سوال کرتے۔"

"دیکھا کہتے ہو کہ تم آپ باشندگان لکھنؤ منشی گری
کے بارے میں کہ وہ کیا ہے گی اور منشی کہ کیا کہتے ہیں
اور سب نہیں کہ ہم جواب سنتا،
ہم جواب دیتے ہیں کہ ہم وہ لوگ ہو کہ جنہیں
آشیانہ لکھنؤ میں ... سابق ایام سے اہل آئی
اس علم سے جس سے کہ کہا کرتے ہیں کہ ہم منشی گری
ایسی منشی گری جو رقیع ہے ... نام ہے کا
ایسی طرز عبارت جس سے آفرین کا حسین داخل
کر دیے جائیں وہ الفاظ کہ کل معنی خوبی اور
منشی وہی ہو سکتا ہے کہ جو کہ قادر ہو اس قسم کی
عبارت لکھنے پر جو کہ شامل ہو الفاظ مثل [illegible]
[illegible] وہ جس کو [illegible] آشیانہ لکھنؤ
[illegible] کی معرفت [illegible] کے ساتھ اتفاق
نہیں ہے۔"

بڑوں کی بات بڑی بات ان کا عیب بھی
عیب سے خالی ہوتا ہے اس کی تقلید [illegible] ہے
جناب علامہ کے ہزاروں روحانی معتقد [illegible] ہے
ہیں۔ ہم یہاں [illegible] نہیں کہنا چاہیے کہ " اودھ پنچ
تیری جان کا اللہ نگہبان "

اودھ پنچ ادب

وہ جو میکا ہے وہ " میکا " مرد
اور جو میکی ہے وہ عورت " میکی "

ہولی کا استقبال

رباعیات از جوش جوہلی

سنبل کا کھاڈ آیا جب اٹھ میں ہنڈی آئی
رات بھر جنگل ہی بہت [illegible] آئی
منڈی بازار میں [illegible] خاصہ ہے
تب ہوا جوش کی انکار ہنڈی آئی

دختر رز کی جو مستی میں سواری آئی
کھل گیا غنچہ دل باد بہاری آئی
مے فروشوں نے کہا آ کے کہ ہولی ہولی
ہوش میں آ لیے صاحب بڑی باری آئی

صہبا ہولی ہے جستجو تیری ہے
مستوں کی زبان پہ گفتگو تیری ہے
ہر پیتی ہو ہے شورہ تیری مستی کا
شے جس کا سرنگوں ہے جو تیری ہے

قطعہ

ایک مے نوش سے کہا میں نے
آپ کا رنگ آج کیسا ہے
بولے ہنس کے یہ جو ہولی ہے
کچھ نہ پوچھو مزاج کیسا ہے

رباعیات

از شہید [illegible]

ساقی آ دھا عمر گیا ہے کہنا میں
دل میں ہے ساقی اپنے ہولی کی دھن
ترتیب دے آج محفل نائے و نوش
دینے میں جام کے نہ کر کچھ لیکن

یہ چشم سیاہ تیری میں نے دیکھی
اور ترچھی نگاہ تیری میں نے دیکھی
تھی میری سیہ بختی کی اک ترچھی چال
وہ صبح سیاہ تیری میں نے دیکھی

آ دیکھ کہ گلشن میں بہار آئی ہے
کھولے ہوئے ستار بھر در آئی ہے
پرست کرتے ہیں جو انان چمن
کس ناز سے پھولوں پہ سوار آئی ہے

حال خزاں کا ہو گیا چہرہ زرد
ہے جاڑے کی شکل سے پڑے ہیں نامرد
آتے ہیں شگوفے سر ابھارے اپنا
کہتے ہوئے ہم ہیں مرد میدان نبرد

ہم وہ ہیں کہ گلشن کا پلٹ دیں گے رنگ
اس ملک ہند کو بنا دیں گے فرنگ
ملبوس کریں گے زیب تن ہو قسطون
اور تتلیوں کے اڑائیں گے خوب پتنگ

ہر گل ہے بے خار کا اک تیر خدنگ
دل کھول کے ہے خزاں سے آمادہ جنگ
پر جوش ہیں کس قدر شگوفوں کے سوار
اب بھاگتے ہیں خزاں کے کیا کیا ہے رنگ

کیا جانیے کل بیٹھے گا کس کروٹ اونٹ
ہے فصل بہار آج تو چاروں کھونٹ
رندوں کو نہیں فکر کرم و [illegible] کی
پڑا اس وقت خیر و جا رہی گھونٹ

آؤ جلد کی انتظام سے رخصتی ہو
وہ مینا کے منہ کا قفل خاموشی ہو
ہولی کا مزا تا ہے یہی ہے بہار
رندوں کا دور خواب خرگوشی ہو

ہولی میں پلا دے آج ساقی بھر پیٹ
ابتک تو ہوا ہے عیش سب ملیا میٹ
پی کر دم آج ہو گا نشہ کے سبب
لیکن آنے نہ پائے گی چوٹ چپیٹ

انگور میں وقت رز کو سمجھا ساقی
مدہوشی کی زمین میں آئی کیونکہ ساقی
کہتے ہیں جسے عیش و طرب کی دنیا
پانی درجے اس کا تھا ساقی

رندوں کے واسطے شوق بہت کہیں
تھوڑی ہی انھیں ہاں سرمست کہیں
تیوار چہاتے ہاتے خالی نہ کبھی
اک رند چلے میں ہونگے کیا مست کہیں

ساقی بنت عنب کا ہوں دلدادہ
مجھکو ہے وقت جام ہو اور بادہ
کب رہتی ہے وقت کی مجھے پابندی
پینے کے لیے ہوں ہر گھڑی آمادہ

اپنی جانب تو شی سے کھینچے یہ رند
اور پیالہ میں دخت رز کو بھینچے یہ رند
جو کر دست بھرے عشرت سے
الفت کی کشت زار سینچے یہ رند

یہ رند کبیر اور بھگوا گا ہیں
اور بنت عنب کے ساتھ دل ملا ہیں
جھولی میں ہوں قہقہے روان پچکاری
آ جاتے کو رنگ سے نہلا ہیں

ان آ جا نرگس سے بھی بڑھ کا پیالہ
دل میں ہولی کی آگ یا ہم سلگادو
کھیلو ہولی گلے لو ملت کے ساتھ
جو حب وطن کا دل میں ہو ابھار سکھلاؤ

ہو شکر ہے حب وطن کا وہ جوش
بیٹھے نہ کوئی رند گھر میں خاموش
کالا شور کرکے دین ساری میں کرتا
پھر سر یہ حریف کے گلا میں بادہ نوش

کہدیں کرتل ہاری ٹولی سے تو
وقت جو نہیں ہاں ہولی سے تو
ذرگت بن جائے گی اری ان رندوں کی
گھبرائے گا پھر ہنسی ہولی سے تو

(مدام)

نیرنگئ جنون

(۱) بی شادی صاحب اب قطعیاً بی مخلوق ہو گئی ہیں کیا سبق کر بسبب ایماء تعلیمی بورڈ کی تسلیم شدہ اسکول اب کسی شادی شدہ لڑکے لیئے طفل چودہ وارہ کو اپنی اسکول کے امتحان میں نہیں بھیج سکتا۔ ان یہ بات دوسری ہے کہ اعلیٰ شادی سے پہلے اسکی شادی ہو گئی ہو چودہ والے لڑکے پرائیویٹ طور پر اگر چاہیں تو امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم نے اعلان کیا ہے کہ بعد جون ۱۹۲۱ء سے کسی بیاہے لڑکے کو تیسرے سے دسویں درجہ تک کسی تسلیم شدہ اسکول میں بھرتی نہ ہونے دیں۔ گویا شادی اور اصلاح تمدن میں سخت عداوت ہے۔ یا یوں کہیے کہ شادی تعلیم کی سگی سوت ہے اور اجمل خاں نے یہ شغل محکمہ تعلیم حال۔"

چھوٹے لڑکوں کی شادی والدین کے ایما سے ہوتی ہے مگر سزا ملتی ہے غریب طالب علم کو کہ تعلیم سے بے بہرہ رہے۔ شادی کیا ہوئی کہ شہر میں رہنے کے حقوق تلف ہو گئے۔ اس قسم کی دست درازی یقیناً لڑکوں کے حقوق پر ناجائز اختیار ہے۔ بیچارے ٹیکس ادا کرتے ہیں مگر والی کے بعد فائدہ اٹھانے کا حق نہیں رکھتے۔ جیسے حکومت اپنے ذاتی مصالح سے بچوں کا عقد فضول کرتے ہیں انھیں مصلحت ہے کہ شادی کر دینے کے بعد ایسا انتظام کر دیں جو تعلیم میں حارج نہ ہو کسی میں شادی ہر گل یہ خلاف مصلحت نہیں ہو سکتی لہذا بغیر کسی اختیار اور تفصیل کے ایسا قانون بنا لینا اخلاقی تعلیمی جنون نہیں تو کیا ہے؟

(۲) ساتھی کمیشن کو یہاں ہندوستان بھیجنے سے پہلے بغیر ہندوستان پر چڑھ دوڑنا اور بچوں سے گھر میں بیمری ہو تو قبل ہے کہ وہ بھی آمد رفت کا کرایہ بھی دو یہاں بھی کھلا جہاں کہیں جائیں جہاں بھی دورہ کرتے آتے ہیں کیا خوب جائیے اور پھر آ بیٹھے آزمایا کر سکواے لیجیے تو کوئی نہیں یقین کرو ہم آ پہنچے اور آ گئے رہیں گے حالی ہم کیا ہیں بلکہ اب ڈر ہی بیچ تھے ایک کمیشن پر سلطین آ مارے گا اور میں صاحب بہادر کی میم صاحب ہندوستان کی سیاحت کی شائق ہوگی خصوصی لکرانکا نہیں ڈال کے لڑاکی کی پیارے شاہ ہے کہ یہاں سے پھر ایک کمیشن جانے والا ہے تم بھی ممبر ہو جاؤ اور اپنی اپنے ساتھ ہندوستان کی سیر کرا لاؤ۔ دیکھ کیسا اچھا موقع ہے گورے ڈبل بھیا خرچ تمہ کا سارا ہم فرنٹ سیر سپاٹا کرتے پھریں گے:

اسے کہتے ہیں بھائی باہر کا جنون۔

(۳) آٹھ گھنٹے میں تین گورے جرمنی جوڑے ولن دسیم اور صاحب اتنے آٹھ ہزار روپے بالا خرچ ہیں۔ امتحان طاقت بردگیری مقصود تھا۔ گھنٹا گھنٹا بھر کے بعد دس منٹ توقف کرتے تھے پھر جانا جانا سیٹیاں کھینچے گئے تھے چھے گھنٹے میں صاحب بہادروں کے ہونٹوں کا بٹوارہ سب ہو گیا کر غضب کے مضبوط گال رسم صاحبات تھے پائے تھے کوئی تک نہ ہوا دھن اطیط الجھو ماچاتی۔

(۴) اتا ادنیٰ میں چند بہت بیدار آدمیوں نے شرط باندھ کے جاگنا شروع کیا کہ کہیں تک جاگ سکتے ہیں اور کون ماندہ ہو کے گرتا ہے انہیں سے ایک شخص مسٹر ہری نے بازی سے جیتی ہو ہوالی۔ ۷۶ گھنٹے تک ہم خو جاگ رہے اپنے بیداری میں ۳۵ پیالیاں قہوے کی نوش جان کیں آٹھ سو سگار نس کیے اس جنون کا نام ہے مالیخولیائے بیداری۔

(۵) مسٹر ... جرمنی کے ہتھے میں حضرت کے



اسے محبت اے نظام عالم اے اصل حیوٰۃ (قول افلاطون الٰہی)

دعویٰ: کیوں صاحبو! میرا دعویٰ صحیح ہے۔ ہے کوئی تائید و تصدیق کرنے والا؟

صدقنا: بیشک لاریب...... آمنّا: و دریں چہ شک۔

دعویٰ: ارے کوئی تیسرا بھی ہے؟...... اے کوئی نہیں سے رسوا ہوا خراب ہوا مبتلا ہوا تو کیا جانے کہ دیکھتے ہی تھکر گیا ہوا

دماغ میں جوش پیدا ہوا عجیب گھسا اور سلامتی سے
ہندوستان کے ستارہ زاہد ہے جو ایسی ہو گئے ہیں
علاج کا سر چکرایا۔ ہر گھنٹے میں دس منٹ تک پنچ
پہنچتے تھے پھر گھی کھانے لگتے تھے۔ ڈاکٹروں کے
مقاص کی رفتار بڑھتے رہتے تھے کہ کہیں وہ پنچ
کٹ نہ جائیں جو شباب روزہ کے ہیچ پنچ کی
کی آگ لگی۔ ہچکیاں پھوٹ گئیں۔ اس خط کا
سبب ہے الفطرت الیتیمی۔

(۶) ہولناک سابق مہاراجہ اندور کا جنون عشق
تو بچے ہی ہے تھا اب ہمارے کئی ایسے ان میں
مبتلا ہو گئے ہیں ایک قزاق رنڈی کی چوری کا جرم
نہ ہوئے تو خط کہ آدمی ہی مشہور عشق بھی
ہے لوگ کا مال تغیر کر بیاری کا خوف کے بحرین
سے ڈرتے ہیں اسے کوئی دیکھ لے تو جا بجا
جب آپ اور آپ کی ہونے والی اور پیتر کو لگے
اور وہ جن کو انہیں بھی ان کے ڈر سے ایسی چپ
چھپائی آدھی ہوئی کہ سب پرستار تصویر کشی و شور کا
فوٹو شور و گلے رہ گئے اور حادثے کا ہو یا سلیس
کیو کرسٹ سے نکل گیا۔ دوسرا خط ہے کہ جادو ادائی
کی تحقیقی ہوگی پھر اگلی اخباروں کی تحقیق میں جیل
میں ہوگی کیا سبب کہ مہاراجہ کی آتش محبت
انجنس بیل کی ایجنسی اخباروں میں گھس گئی
اور وہاں جانے ڈال دیے۔

راویان ثقات آشکار کا بیان ہے کہ مہاراجہ کا
عشق انتہائی لگاؤ ہے اور سرمائی کر جنون
روزہ مشکلات۔ خدا کرے اللہ آتشیں لگائے بیا۔

(۷) معزول مہاراجہ نابھا کا معاملہ پہلے پنچ
چیستان ہے اب لوگوں نے گورنمنٹ کے ابرو
میں سب ستاروں کی طرح کی تھی تو معزول مہاراجہ
کی بیگمات کا ایک سبب وجہ معلوم ہوتی تھی مگر یہ
خدا جانے کیوں جوش کی یہ اور سرما کے بیچ گئی
اب تختے ہیں کہ

پھر بہار آئی جنوں نے فصل کا ہو گئے
پھر وسیلہ جنون آتش ہی کے ہو گئے

قیاس کہتا ہے کہ دو روز کر ہوگا کہ روٹی اگر
مائیں ہے تو ختم جلگی معنوی اور نقلی پنچ شکل یا
پنچ شکل مشہور و معروف ہے۔ لہٰذا اس خبط کا نام
مانیائے لیڈر پنچ رکھا ہے۔

(۸) شاگردوں کی سرکشی اور استادوں سے قرت
طلب و دوان کی کتنا کس جنت ورا یا سن
صدمہ کی کثرت نے دیوبند کی مشہور
درسگاہ فرمایا کی آواز بند کی اور ہو میں
اس والا معلم سے آدمی کی زنجیر ہو گئی ہوئی۔
اب ایک طرف اعتراضات ہیں دوسری طرف
اعتراضات کی اصلاح کے لئے لڑ زنجیر کی ہوئی
ہے جانے دو بس اس پر خاک کی اور لہٰذا
اے خبط اللہ ہماند عقل کہے۔

(۹) کیا غضب ہے کہ پہلے تو فطرت نے ایک مرد
کو لڑکی کے جیس میں پیدا کر کی اور تھوڑی
سے سنوار کے ایک ایسے ایک لباس کے لڑکی
زینت بنائی ہے پھر بیس بائیس برس کے بعد
رواں ہو جاتی ہے علم اور وہ بچی بن جاتی ہے ہوئی
کسی خاور نے اپنی بد قسمتی کا اظہار ان الفاظ
کیا تھا پہلا مصرعہ یاد نہیں دوسرا مصرعہ ہے

شب اول عروسی فرکر دو

ہے وہ مصیبت کہ جہاں بچانا غرور کر شرکیم
ہو جاتے کر زندگی کی گتھیاں دل میں الجھن پیدا کرتی
ہیں۔ چھالکی کی جھنکار ناک جا بجا کر کے اداسی
کی پاسبانی میں ہوشیار رہتے کا الزام ہے رہی
ہے۔ لرشاہ صاحب پھرتے ہیں بڑی
سمت سمت کے بچوں کو پکارتے ہیں میں ایسی
بکی جو اوبل کے وہ بچے دیوزنیک اکھاڑا
ہو جائے جیسی گھوڑی گھٹنا گھر اور یہاں اٹھے
نشانہ۔ نظر شناپی داستان میں ایک ناممکن
مصیبت کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ اگر پہلے ہی دریا
میں خفت کا سامنا ہو تو سمجھے کہ ستے پھرتے
ہائے ستم تو یہ ہے کہ ضلع جہلم میں کسی ساہوکار
کی بیٹی سال بیاہی تھی پھر خبر موت سے منکر
ہو گئی۔ اب وہ مردانے کپڑے پہنے مرد گشتی کرتی
پھرتی ہے اور بیان سے کہتی ہے کہ ہم مرد ہیں۔

کہو جیتے ہو کہ ہے کچھ حوصلہ؟ مہمان بچارے
گر گرکے رہ جاتے ہیں۔ ایں ست سودائے
دیگر ہے فطرت۔

الغرض دنیا اب والا لمحا ہے جس میں چلی جاتی ہے
خدا خیر کرے کہ کچھ سڑی ہیں کچھ سڑی۔

وافق

محبوب نظرین

ورحقیقت آشنا ہے دردکو بہ زنداں ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۰۰۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پنچ ل خدا۔ خدا ل پنچ

مسخری کی تاویلیں

لی بیٹی کی آجکل کو دلی سڑک پر چلی جاتی ہیں
کر ہاتھی نے پاؤں رکھ دیا لوگوں نے کہا ایسی جنگل
کیلیں ہے بلکہ کی تو میں خود ہی نے پسند کی
ایسی بیٹی کی بولیں ہیں کہ یہیں تمہارے ہونے سوتے
میں ذکر کرلے رہا ہی تھی یہ اتفاق تھا کہ جیتی
بچی میں اور تاویل کا سر مل گیا۔

ایک طفیلی صاحب ہیں جو کسی دعوت میں
گھس پڑے دعوت عام نہ تھی خاص تھی میزبان کو
غصہ آیا۔ اور ادھر خدا کی طرف دیکھا اور
کر دیا ادھر طفیلی صاحب کہنے لگے ماشاء اللہ
آج سات برس کے بعد کی لے کا لطف ملا خدا تجھے
دالہ مرحوم بھی اسی طرح کھانا کھلوایا کرتی تھیں۔
اے اللہ شکر ہے تھا کر پیٹ بھر گیا کر وہ کیسی تھیں
کھا جاتی۔ یہ قسمت و سعادت ہیں حضور کے
حکم کی تعمیل کر رہا ہوں کھانے سے انکار کروں تو
پھر آپ کی اختیار ہے۔

کچھ دنوں ادھر یاسٹ کا خواندہ والی کمیشن کی نوبت
میں ایک میزبان نے پیام بھیجا کہ حضرت! اگر منظور
ڈالتے ہیں۔ ہم آپ کی تعریف آدمی سے بیزار ہیں
کمیشن کی طرف سے جواب ملا کہ تمایت کا شکریہ جواب
کی کمیشن نوازی دلیل ملا ہے۔ دیکھیں ہمارے
صوبے کی کونسل اور سلیکٹو اسمبلی کے جو بنا کمیشن کے

ساتھ کیا ہے؟ اسکی تاویل کیا ہوتی ہے۔ یہ جناب
بمنزلہ اور رخصت ہے کہ [illegible] خطاب پیا فوراً
کمیٹی اپنا کام بند کر دے گا۔ پوسٹ کارڈ [illegible]
کا نشان لگانے کا [illegible] جہاں سے باہر جانے
کے بعد حضرت [illegible] بھی [illegible] کر اپنا
گال دکھائے گا۔ اس میں مسخرہ نہیں
کہ ان دونوں طرح کے [illegible] ہیں۔ [illegible]
پالیسی کی عینک دانشوروں کے دماغ نہیں دیکھ [illegible]
بنا بیٹھا ہے کا [illegible] نشان ابھرا معلوم ہوگا۔
رنگ یا بیگات کا داغ اسکے چھپانے کے [illegible]
ہی ہوگی کہ دونوں اصل حالت میں کسی نے
استدلال [illegible] عشق میں [illegible]
چمک لگا بیٹھا لیکن اس قسم کے [illegible]
کی دلیل نہیں۔ اصل محبت اور پولیٹیکل محبت میں
زمین آسمان کا فرق ہے۔ اصل محبت دوستوں کے
[illegible] پولیٹیکل محبت ہمیشہ
دشمنوں کے [illegible] رہتی ہے [illegible]
اسے [illegible] ہے اور جو عاشق ہے اسے [illegible]
شکر [illegible] معاملہ ہے [illegible]
دانشوروں کے دماغ کا [illegible]
[illegible] ہوں گے عشق کا مقتضیٰ یہ ہے کہ جناب
[illegible] کے اقوال [illegible]
[illegible] سے [illegible]
بعد شفقت اور [illegible]
[illegible] بیکار رہیں۔

حکومت خود ہی [illegible] ہے کہ اسے [illegible]
سوویٹ گورنمنٹ [illegible]
ہند میں اسکا [illegible]
دنوں میں [illegible] کر سکتا ہے۔ اختیارات
کی [illegible] سے سوویٹ [illegible] ہو سکتا
ہے [illegible] کام۔

ہم گئے اور تم مرے

تکیہ کلام بھی ایک مصیبت ہے۔ ایک صاحب
ہر جملے کے ساتھ "آپ کے تحفہ میں" [illegible] کہا
کرتے تھے۔ "حضرت میری [illegible] بھاگ گئی
آپ کے [illegible] بہت [illegible] کیا آپ کے تحفہ میں
گرم تھے [illegible] آپ کے [illegible] میں بندہ نے بھی
[illegible] آپ کے تحفہ میں اس نے
پیشاب کر دیا آپ کے تحفہ میں"

حاجی جلول علیہ الرحمہ کی عام [illegible] کہا کرتے
تھے۔ ایک دوست صاحب [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ایک صاحب کو ہر جملہ میں [illegible]
[illegible] لگانے کی لت ہے۔ بعض حضرات کا
تکیہ کلام بہت [illegible] ہے کہ ہر جملے کی [illegible]
سے [illegible] رہتا ہے۔ یہ صاحب بندہ گزارش کریں
شفقت و عنایت [illegible] تکیہ اور [illegible]
[illegible] کیا ہے؟"

"مگر حضرت کیا بات ہے ہمارے [illegible]
کی انگلینڈ میں ان کا تکیہ کلام [illegible]
میں [illegible] اور [illegible]
عرب۔ عراق۔ مصر۔ غرض جہاں قدم رکھتے ہیں
[illegible] تکیہ کلام [illegible] آج کل ہندوستان کے
متعلق کوئی مسئلہ [illegible] ہے [illegible]
ہی کہتے گئے "ہم ہندوستان سے گئے اور تم
مرے"۔ بعض سمجھتے ہیں کہ ہندوستانیوں کے
[illegible] سے کوئی [illegible]
جس کا جواب [illegible] کہ ہم گئے اور تم
مرے۔ [illegible] کانگریس اسکا
جواب [illegible] کہ جب آپ [illegible] تھے
آپ کے تحفہ میں اور کیا نام کے صاحب [illegible]
[illegible] صاحب بندہ گزارش اگر شفقت
و عنایت [illegible] آپ کے تحفہ میں [illegible]
[illegible] مصیبت ہے آپ کے تحفہ میں [illegible]
[illegible] آپ کے [illegible]
[illegible] آپ کے [illegible]
[illegible] آپ کے تحفہ میں
[illegible] آپ کے تحفہ میں [illegible]
دشمنوں سے کہہ کر ہم گئے آپ کے تحفہ میں [illegible]
مصر کا دشمن کوئی نہیں آپ کے [illegible]
اور ہندوستان سے [illegible] کہتے ہیں آپ کے تحفہ میں
کہ ہم گئے اور تم مرے آپ کے تحفہ میں۔ یہ کیا
[illegible] تکیہ ہے آپ کے تحفہ میں۔

المختصرات

اندور کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہم کہتے ہیں کس طرح [illegible]
کو رخصت کیا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پیٹ ان کا اور [illegible]

پولیٹیکل عشق میں [illegible] نہیں ہوتی [illegible]
[illegible] سر ڈاکٹر اقبال اور [illegible]
[illegible] دونوں میں [illegible]
ہے ان ہی کی بدولت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] افسوس
[illegible] انقلاب [illegible]

[illegible] ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

غذائے روحانی

معدن الصوت

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سُرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصۂ اول کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصۂ دوم مین مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا لاکھون کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انھون نے نقل کی گئی ہین لطف یہ ہے کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہین تو کتاب کے مضمون سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صاف صاف جدول کتاب مین لکھ دیے گئے اسطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو ایک معمولی باجہ یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ نادر بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایۂ ناز اسمین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

حصۂ اول کی للعہ فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمۂ خریدار۔ المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۱۰ و ۱۱ کے درمیان پشتی پر اشتہار ملاحظہ ہو۔